کچھ علاج اس کا بھی......... اے چارہ گراں!

محترم عبدالواحد بیگ

گزشتہ دنوں ایک دوست کے ہمراہ ضلع کچہری کی سیر کرنے کا اتفاق ہوا۔ دفتر خزانہ جہاں سے لائسنس دار اسٹام فروش حسب ضرورت اسٹام خرید کرتے ہیں انہیں سرکاری مالیت سے زائد ادائیگی کرنا پڑتی ہے۔ جو کم و بیش -/۵۰ روپے فی ہزار ہو سکتی ہے۔

اسٹام فروش کا محنتانہ لکھائی اور تکمیل رجسٹری کے تمام مراحل -/۵۰۰ روپے میں طے ہوتے ہیں۔ میونسپل ٹیکس دو ہزار پر متعلقہ کلرک -/۲۰۰ روپے وصول کرتے ہیں۔ دستاویزات کی رجسٹریشن فیس معہ نذرانہ افسران کم و بیش -/۹۰۰ روپے تک ہو جاتی ہے۔ عملہ رجسٹریشن کا نذرانہ -/۵۰ روپے اور تصدیق نمبردار کی خدمت رعایتی -/۵۰ روپے اور دستاویزات پر مہر لگوائی -/۵۰ روپے اور سب سے آخری مٹھائی چپڑاسی کے لئے -/۱۰ روپے ادا کرنا پڑتی ہے۔ ایکسائز اور ٹیکسیشن سے P-T-I نقل درخواست فارم ٹکٹ -/۵ روپے اور اندراجات لکھوائی وغیرہ -/۱۰ روپے لاگت آتی ہے۔ مندرجہ صورت حال میں قہر برجانِ درویش مجبوراً برداشت کئے جاتے ہیں۔ گھر پر سستا انصاف پہنچانے والے حکمرانوں کے لئے قابل غور مقام ہے۔ خصوصاً ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ نگران ذمہ داران کے وقار کو سخت مجروح کیا جا رہا ہے۔ رشوت کے بازار میں ملوث ہر کارکن ذاتی طور پر دانستہ یا نادانستہ خاصا جہنم کا ایندھن گھر لے جاتا ہے۔ فرمان باری تعالی ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور حکام تک بطور رشوت نہ پہنچاؤ۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں۔ حضرت عمر فاروق اعظمؓ کا قول ہے کہ جب حلال اور حرام جمع ہوں تو حرام غالب آتا ہے۔ اگرچہ تھوڑا سا ہی ہو حکیم الامت علامہ اقبال کا مشہور شعر ہے۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

الغرض رشوت شرعاً حرام اخلاقاً ظلم اور قانوناً جرم ہے۔ مگر ہمارا معاشرہ.........!

مرد ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر۔

کا مصداق ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔!

فاعتبروا یا اولی الابصار